|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144404120119

محترم و معزز مفتی صاحب!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میری ہمشیرہ کا انتقال جون 2020 میں ہوا مرحومہ غیر شادی شدہ تھیں ،اوربھانجہ کو لے پالک لیا ہوا تھا،مرحومہ نے اپنی حیات میں لے پالک کے نام سے مکان بنایا تھا جس میں رہائش پذیر رہیں اور اسی گھر میں وفات پائی جبکہ لے پالک دوسرے شہر میں تقریبا کئی برسوں سے علیحدہ رہائش پذیر تھا،مرحومہ نے مکان کے علاوہ بھی لے پالک کے لیے بہت کچھ کیا ،لے پالک کا شادی بیاہ کیا ،اس کے اور اس کے بیوی بچوں کے لیے زندگی بھر کیا ،اس کے بچوں کے بھی زیورات بنائے،لے پالک وفات کی اطلاع پر تدفین کے لیے پہنچا اور مکان ودیگر پر قابض ہوگیا،اگرچہ ان کی زندگی میں ساتھ نہیں رہتا تھا ،مکان کے علاوہ مرحومہ کی چھوڑی ہوئی رقم،نقدی وزیورات ومتفرقات پر قبضہ کرلیا اور مزید کی طلب کرتا ہے۔

براہ کرم مرحومہ کی وراثت کی بابت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد سے متعلق رہنمائی فرمائیں شریعت کی روشنی میں نوازش ہوگی۔جبکہ ان کے ورثاء میں ان کے انتقال کے وقت5 بہنیں اور ایک بھائی حیات تھے۔والدین کا انتقال ان کی زندگی میں ہوچکا تھا۔

پھر ان کی ایک بہن (نسیمہ مختار)کا انتقال ستمبر 2020 میں ہوا ،ان کے شوہر کا انتقال ان کی زندگی میں ہوچکا تھا،ان کے ورثاء میں ایک بیٹا اور 3 بیٹیاں ہیں۔

پھر اکتوبر 2022 میں ایک بہن کا اور انتقال ہوگیا،ان کے ورثاء میں 3 بہنیں اور ایک بھائی ہیں۔

مخلص:انیس احمد (برادر مرحوم)

سی 35-بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

03343419558

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں مرحومہ نے جو (لے پالک )بھانجے کے نام سے مکان خریدکر تعمیرات کروائیں ،اگر مرحومہ نے اپنی زندگی ہی میں مکان کی کنجیاں اپنے(لے پالک )بھانجے کے حوالے کردیں تھیں اور پورے اختیارات اور تصرفات بھی ان کو دے دیے تھے تو یہ مکان لے پالک کی ملکیت شمار ہوگا،اگر مرحومہ نے کنجیاں حوالے نہیں کیں اورنہ ہی پورے اختیارات اور تصرفات ان کو دیے تو یہ مکان بدستور مرحومہ کی ملکیت شمار ہوگااور ان کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

اور اسی طرح مرحومہ نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہے وہ سب مرحومہ کا ترکہ شمار ہوگا۔اوران کے شرعی ورثاء میں تقسیم ہوگا،لے پالک بھانجے کا اس پر قبضہ کرنا شرعًا درست نہیں ۔

اس میں سے پہلے مرحومہ کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحومہ کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحومہ نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائےگا، اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (35) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سےمرحومہ کےحیات بھائی کو12 حصے ،اور مرحومہ کی ہر ایک حیات بہن کو6 حصے،اور مرحومہ کی مرحومہ بہن(نسیمہ)کے بیٹے کو 2 حصے،اور مرحومہ کی مرحومہ بہن(نسیمہ)کی ہر ایک بیٹی کو1 حصہ دیا جائے گا۔

7/35

بھائی بہن بہن بہن

2 1 1 1

10 5 5 5

بہن

1

بہن

1

5

5 (1)نسیمہ

بیٹا بیٹی بیٹی بیٹی

2 1 1 1

5 (5)بہن

بھائی بہن بہن بہن

2 1 1 1

یعنی اگر ترکہ(100)روپے ہوتواس میں سےمرحومہ کےحیات بھائی کو(34.28)روپے،اور مرحومہ کی ہر ایک حیات بہن کو(17.14)روپے،اور مرحومہ کی مرحومہ بہن(نسیمہ)کے بیٹے کو(5.71)روپے،اور مرحومہ کی مرحومہ بہن(نسیمہ)کی ہر ایک بیٹی کو(2.85)روپے دیا جائے گا ۔

لمافی شرح المجلۃ:

(المادۃ۷۳۸)تنعقد الھبۃ بالایجاب والقبول وتتم بالقبض۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وفی العقار ما یناسبہ،فقبض مفتاح الدار قبض لہ۔

(ج1،ص367،ط فاروقیہ،کوئٹہ)

لما فی الھندیۃ:

ولو وھب فارغا و سلم مشغولالم یصح ولا یصح قولہ اقبضھا او سلمت الیک اذا کان الواھب فیہ او اھلہ او متاعہ۔الی ان قال فی ھذہ الصفحۃ:وفی المنتقی عن ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی لایجوز للرجل ان یھب لامراتہ ولا ان تھب لزوجھا او لاجنبی دارا وھما فیھا ساکنان وکذلک للولد الکبیر۔

(ج4،ص380،ط رشیدیۃ،کوئٹہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

12/4/1444ھ

8/11/2022ش